



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله الذي جعل في كتابه  
الغياض والنبات والسموات

الجنة والجنة والجنة والجنة  
والجنة والجنة والجنة والجنة  
والجنة والجنة والجنة والجنة



بار اول ماه رجب المرجب سنة الف و مئتين و ثمان و اربع  
١٨٨٤

مطبع ناوے لکھنؤ  
دکن ناوے لکھنؤ

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	02
<p>جہ سے کہہ کے غم یہ پھر نہیں آج کیونہم ہستم آسمان پڑ باغ زمین سے آج</p>	<p>ہر اک کو شادمانی جشن قدم ہے روشن ہر ایک ذرہ مثال نجوم ہے</p>	<p>کونین یہ کہے تولد کی دھوم ہے ہرست جن دانہ ملک بھوم ہے</p>
<p>کسنا میں کہہ کیونہم ہستم آسمان پڑ باغ زمین سے آج کیونہم ہستم آسمان پڑ باغ زمین سے آج</p>	<p>ہر اک کو شادمانی جشن قدم ہے روشن ہر ایک ذرہ مثال نجوم ہے</p>	<p>کونین یہ کہے تولد کی دھوم ہے ہرست جن دانہ ملک بھوم ہے</p>
<p>مجر کیوڑ ایون لہ سراب جہاں کے ہیں زر ٹھیں میں خنجر گل نذر لائے ہیں</p>	<p>ہر اک کو شادمانی جشن قدم ہے روشن ہر ایک ذرہ مثال نجوم ہے</p>	<p>کونین یہ کہے تولد کی دھوم ہے ہرست جن دانہ ملک بھوم ہے</p>
<p>کسنا میں کہہ کیونہم ہستم آسمان پڑ باغ زمین سے آج کیونہم ہستم آسمان پڑ باغ زمین سے آج</p>	<p>ہر اک کو شادمانی جشن قدم ہے روشن ہر ایک ذرہ مثال نجوم ہے</p>	<p>کونین یہ کہے تولد کی دھوم ہے ہرست جن دانہ ملک بھوم ہے</p>
<p>گل شیفہ ہر کس گل باغ جال کا آؤ اکر وہ سر دہی کس نو نال کا</p>	<p>ہر اک کو شادمانی جشن قدم ہے روشن ہر ایک ذرہ مثال نجوم ہے</p>	<p>کونین یہ کہے تولد کی دھوم ہے ہرست جن دانہ ملک بھوم ہے</p>

آند یہ کسی پر نہیں کہتا ہو کہ سبب ہر ایک برہمن ہر اسیر غم و تعب	بیمانوں کا خرابی ہو تو ہر حال ب اندہر ٹپڑی ہو کہ میں تباہ کشت سب	ایمان لائیں گے عجب کیا وہ حید ہے ناقوس کلڑیٹھنے لگی کیا بعید ہے
خفا کو دیکھیں چلے چلے چلے بھونچے حواس کی خوشی ہوئی آگ سرد آتش ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی تڑکڑکی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی	خون کی لکڑی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی خون کی لکڑی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی خون کی لکڑی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی خون کی لکڑی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی	کشتا جزو دین ہوئی ہوئی ہوئی بھونچے حواس کی خوشی ہوئی آگ سرد آتش ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی تڑکڑکی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی
خانہ خراب ہو گیا ہو سونات کا مٹا ہوا چ خاک میں لات ٹھنات کا	کرتے نہیں یہ فرق جو سودیچر ہیں ناقوس نکی ہاتھ سے ملان ہو دیر میں	لبہ پر ہر گدا کر میں سلطان وقت ہوں دھوا سو کہ میں سلیمان وقت ہوں
فلت ناک کو کھڑکی ہوئی ہوئی موتن ہر نادان کی کھانسی ہوئی کھینچے ہیں اب ہمارا شکا کا کہیں نہیں موتن ہر نادان کی کھانسی ہوئی	موتن ہر نادان کی کھانسی ہوئی موتن ہر نادان کی کھانسی ہوئی موتن ہر نادان کی کھانسی ہوئی موتن ہر نادان کی کھانسی ہوئی	کھانسی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھانسی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھانسی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھانسی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی
پیش آئیے ہماری سلمان گری طرح عز کی عزت اب نہیں رہی کسی طرح	نام درد سانی کو فرسے ڈرتے ہیں خلقل نہیں ہر شیشہ امی تو بہ کرتے ہیں	بگڑی جو جو خون سے ہری اٹلی گت بنی ساری برہمنوں کی باجی بگت بنی
کیا وہ جو زمین کو نہرت وہ خاک کسی قابیج شہر کی ہو جیک چان ہو کی گان ہوئی کی ہو	کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی	کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کشتا ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی
خوش ہو جی کی آج معطر جہان ہے ہر گھر میں دھنی ہو منور جہان ہے	پوئے نہیں سمانا ہو چکل چمن میں ہو پردہ لو لگائے ہوئے انجمن میں ہو	ماتم پڑا ہو کیلے بدرد و حش بن چمن بر پاو اسے سہر میں کیوں شرف میں



مصبح بزم دین و مددگار سیکسان  
مفتاح کنز رحمت و مقبول رجحان

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

اس نام کی کتاب عجیبہ یا رانا نام ہے  
قابل رد و بھیجے کے صبح و شام ہے

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

صدیقین روح پاک سال تائب کے  
پہر جائینگے لحد سو فرشتے عذاب کے

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

یہ ذکر پاک حامی روز نجات ہے  
یہ ذکر دار مرض سیات ہے

مشکوٰۃ بارگاہ اندلس جان  
اینے محمد عربی عرش آستان

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

سوسن اسل خمین بین جوشن لطف پیر  
اکتلمین سجاش ملائک بچا تو ہیز

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

دل سی جے محبت خیر الانام ہے  
دامد او سپر آتش دوزخ حرام ہے

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

کجے سے اسکا کم ہنین کچا حرام ہے  
جسما رد و فرض ہا یہ یہ وہ مقام ہے

ملکی و ہاشمی قریشی لقب ہے وہ  
ابرکرم کہین کہین برق غضب ہے

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

در بار ہویہ مالک روز نجات کا  
در بار ہویہ بادشہ کائنات کا

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

حقا کہ مغفرت کا بڑا آسرا ہے  
کفارہ جہنم بے انتہا ہے یہ

میں نے تو اپنے رب سے دعا کی ہے کہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ  
میں کو اس کی رحمت سے ہمیشہ

صدیقین آپ کو جو کرم اوستے کر دیا  
داسن گل مراد سے تم سبکا پر دیا

<p>۴۴۰ چونکہ زار و آہ ہی ہو سحر قریب وہ روز تیرا آہی جو بہت حبیب</p>	<p>۴۴۱ ادس در ہونگا ان سب عصا کن بے لفت رسول شفاعت نہیں</p>	<p>۴۴۲ جو چاہے آج لوٹ کر دولت ثواب کی درپیش کل سے فکر ہو در حساب کی</p>
<p>۴۴۳ وہ کہ کا اندر ہوا تھانہ تھا وہ نصیب سکون وہ جو نہ تھا انتظار</p>	<p>۴۴۴ اس وقت زارا کی کیا حال ہے اور نہ کہہ سکتے ہیں انہی نہیں</p>	<p>۴۴۵ کتنے کس خیال پہنچا ہی رہا ہے بہنہ ہو کر کیا ہو کر رہا ہے</p>
<p>۴۴۶ وہ شرم سیات وہ غلبہ ہراس کا ہر بہت وہ جہر تنگ کی عالم داس کا</p>	<p>۴۴۷ لازم ہوا اس مثل سے کروں تر ز بانگو خود تو ضیعت اور نصیحت جہا لگو</p>	<p>۴۴۸ حسن قبول سو جو سرفراز ہو گیا پہر زب سطر حکا تجھے ناز ہو گیا</p>
<p>۴۴۹ دولت کا بھی جان لینا ہے چاہے کتنی جان لینا ہے</p>	<p>۴۵۰ کتنے کس خیال پہنچا ہی رہا ہے بہنہ ہو کر کیا ہو کر رہا ہے</p>	<p>۴۵۱ کتنے کس خیال پہنچا ہی رہا ہے بہنہ ہو کر کیا ہو کر رہا ہے</p>
<p>۴۵۲ دیکھا کا وہ بیان دل سو ہم اب بھر طرف ارد چہرہ پر زلفت نہ اپنی تلف کرد</p>	<p>۴۵۳ دلچ ہون میں تو گل باغ خلیل کا دلچ ہون حبیب خدا جلیل کا</p>	<p>۴۵۴ دل میں مساندین کو کچھ لفظ ال ہو موسن کر دل کو ذوق محبت کمال ہو</p>
<p>۴۵۵ سو تو دل میں نہ اندازا سو تو دل میں نہ اندازا</p>	<p>۴۵۶ کس شان ہو یہ عرصہ محسنین کو کیا کیا کریم سوانح نامہ ہاں</p>	<p>۴۵۷ کس شان ہو یہ عرصہ محسنین کو کیا کیا کریم سوانح نامہ ہاں</p>
<p>۴۵۸ نہر اسکی آج ہی کرنا ضرور ہے پتہ یاد اپنی دل میں جو کل کیا ضرور ہے</p>	<p>۴۵۹ کس شان ہو یہ عرصہ محسنین کو کیا کیا کریم سوانح نامہ ہاں</p>	<p>۴۶۰ کس شان ہو یہ عرصہ محسنین کو کیا کیا کریم سوانح نامہ ہاں</p>



فرمان تو کہ ہاں سر مداح خوش بیان اشعار سی تو اپنی زبان کر گزشتان	ہو تو تیرے نصیب پاک میں جسم وہ زبان خوش ہو کر تیرے تیری وہ عاشر در زبان	روح القدس سے اسکے مدد سے قدر کر تو فن شاعری میں آئے نظر کر
میں نے اپنی خوشیاں تو دل میں نہیں میں نے اپنی خوشیاں تو دل میں نہیں	وہ بھی سب ایک کیے اندر نے حکما خاکہ لکھ کر اپنی خدا کی کار دیا	یہ حکم ہو کہ کیا حکم ہو اس حال کا نہیں کہ کوئی جنگ میں نہ
دائید را یگان نہیں تعریف آپ کی منقح باب خلد ہو توصیف آپ کی	ساری کمال ہر دیے حق کی ذات میں بعد اپنی پیشال کیا کائنات میں	ہر شمع بزم میں تو فلک پر یہ ماہ ہے کل باغ میں جہان میں یہ بادشاہ ہے
میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے
ہر آسمانی پر فرض ہو تعظیم آپ کی کرنا ہو رب پاک ہی تکریم آپ کی	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے
میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے
میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے
میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے	میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے میں نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے



<p>انگشتی خدا فی سلیمان کو جو کہ حضرت یان عطا ہوئی مہر جبر سے</p>	<p>ایوب کی جو صبر میں شہرت ہوئی ہے حضرت پیمبر سے حکم ہو کھانا صبر کی</p>	<p>حکمت کے رتبے سے مشرف کیا حضرت مری حبیب خدا جلیل ہے</p>
<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>	<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>	<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>
<p>ظاہر گشت باہت نہیں ہم کا تو میں بایں امتی حضو کو مرد جلائے میں</p>	<p>یوسف کے منہ پر سات سناہو تھا ہے شہر زار آپ کے رخ پر حجاب ہے</p>	<p>سرفروغ پر سو تابدل ہی کا مہر لابا تہا ایک ہاؤ آہو کو دام میں</p>
<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>	<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>	<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>
<p>داؤ کو خلافت دنیا عطا ہوئی حضرت کو بادشاہی عطا عطا ہوئی</p>	<p>ساح جس کا آب خدا جلیل ہو کیا گرم صبح اوس کا یہ عجب ذلیل ہو</p>	<p>سنا تہا صید اکبر تہا آب صدیقین اس گرم کو قرین سکری آب</p>
<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>	<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>	<p>وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان وہ جان اگرچہ نہ جان حضرت اگرچہ نہ جان</p>
<p>عرش برین کو گشت مہمانی تاج کی ہنچنے پر پوری دلکی مراد اوسکی آج کی</p>	<p>تشریف اس طرح سے ہو تحریر آب کی پر جا سکی نظرو میں تصویر آب کی</p>	<p>ضامن ہوں میری آج کی جان و دل بچو کہ اپنی دودھ پلاؤ کن دہر کر</p>

جسم سنی یہ مادہ آہو کی التجا  
حضرت زادس پینوی سوار شادیہ کیا

کی عرض میں ہی زانیہ نہیں  
اشارہ سے حضور کے پاس نہیں  
کہا اعتبار اسکا یہ وحشی ہے جانور  
حضرت کو کہیں لکھ آیا تھا لیکن

جس وقت میری دام سی یہ چوٹا جاگیا  
فرمائیے کہ ہاتھ یہ پر کیوں نگر آئیگا

نہاں آیا یہ سب سے تھوڑا کچھ  
خامسین بن گیا تو تیرا ہون تو کچھ  
الطاف سے ہم ششہ قہیک  
بہر اور نہ پور و یاد میں کچھ

دودھ اذ کو پٹ بہر کو ہی کچھ پیا کی وہ  
انکھاسن کا پاس یکلو و سیدم بہرائی وہ

میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

حقانین یہ کام کسی اور امیر کا  
بیشک تو ہی رسول خدا خدیر کا

تو اتنی دیر کے لیے کدیر اسیر ما  
بچوں کو اپنے دودھ پلا آ کر ذرا

از چنگل میں آئے تھے اسیر  
کہا اس قدر راحت سلطان کے سہیلین  
کہ صلیب پر لٹے تھے وہ سب کچھ

اعتد نے یہ مرتبہ اذ کو عطا کیا  
شایان ہر اک کو آئہ تطہیر کا کیا

اوتھیں علی الخیرین وہ تھوڑے جہان  
باقی ہونے شرف داسم مونسان  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

ممتاز کسطح بنوئے وہ دو جہان میں  
بازل ہوا ہی سورۃ نور اذ کی شان میں

میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

انسان نفوس میں بے دینی دور پائی تو  
بے اذن اذ کو کہہ میں ملک ہ نجائی تو

تجھے فریب یہ نہیں نہا کر کئی ہو  
وہ ہم پرین اپنے آئینہ افرار کرتی ہو

میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

کیا کیا لکھو میں منزلت و شان فاطمہ  
رب قدر خود ہی شنا خوان فاطمہ

میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

فاوین کی اسبر کرافت تک کہی ملی  
طاعت میں خالق دو جہا کی ملی

میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
میں نے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

صوم و صلوات دور دیکھ زیور ایک  
حویہ غار پیرتی تھیں اس میں ایک

آند میان حشر ہیئت رسول کی آپ ہی ہی قریب سواری بتول کی	ایک کی جیکہ خالق الکر کی یہ ندا اکی ایل حشر آلمین کو بند کن را	کیا پوچھتے ہو مرتبہ اشرف النسا محشر میں جا کے آپ کے اعزاز رکھنا
سلطان ابن کجاہ و سوز و گداز فرشتہ پیمان اگر مست سراج دین کین اس کین با اگر شاہ و سلین نہ نہ نہیں شیخ بی خود یقین	پول و نہ نیست یک صد و بیست و بی دی جیکہ حق و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست	پول و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست
مقبول بارگاہ خداے قدیر تے لو کیوں دھو دھ کش دین کے وزیر تے	یہ وہ جیکہ تذکرہ قرآن میں آیا کر جسے خطاب ثانی اشنین پایا ہے	وہ بیگناہ بر سر دغا سے ہوا شہید یکہ بل امین تیغ جفا سے ہوا شہید
وہ دوسرے وزیر شہر معلول شہر تہی باغ و ترقی اسلام جیکہ زار جز کر حق زبان جسے کھنکھانے لگا جب ہانڈا لگا لکھنوی لکھنوی لگا	جانب و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست	و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست
خود گم رہا رضا خدا و رسول میں رکھا قدم نہ بھول کی راہ عدل میں	سر دفتر صحیفہ فضل و کمال تے دیباچہ حدیقہ جاہ و جلال تے	گوارہ جیکہ آپ جلالی تو تیر پریل گود میں پھول اپنی کھلا تو تیر پریل
و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست	و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست	و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست و نہ نیست
فرمایا ہوتا ہے ہمارے اگر نبی ہوتا نہ زینہار کوئی جز عمر نبی	یار و انیس ہدم و عمو اور مصطفی رغز آشنا و محرم اسرار مصطفی	دل سے مطہر حکم حبیب الہی تے پہ و انہ جمال شہر دین پناہ تے

<p>جرات وہ سب کا شہر ہر ایک جہاں میں تہریف ہمراہ نہیں سکتی میان میں</p>	<p>کا فیر دس لیر کی گتے میں شام میں ایک ہوا دسکی تیج کی جھکا کان میں</p>	<p>روم و عراق دشمنی سکہ تھکا دیا سارے جہاں میں کین کا ڈھکا بکا دیا</p>
<p>تواریخ عالم کی جگہ جگہ میں پہلے پہلے میں کون سا ہے جگہ جگہ میں</p>	<p>مشہور ایک جگہ جگہ میں کے کچھ ایک جگہ جگہ میں</p>	<p>راہی خبری جگہ جگہ میں اک جگہ جگہ میں</p>
<p>لبریز جوش عدل سے ایسا زانہ تھا عصہ کو سہی جھنگل باز آشیانہ تھا</p>	<p>کی ہر خلافت آپ نے کس طرح موم دھام کس کس طرح خراج لیا روم شام سے</p>	<p>اسی عادل زمان مری فریاد کو پوچھ میں ادخواہ آئی ہوں مداد کو پوچھ</p>
<p>یہ وہ جگہ جگہ جگہ جگہ میں یہ وہ جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>	<p>یہ وہ جگہ جگہ جگہ جگہ میں یہ وہ جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>	<p>یہ وہ جگہ جگہ جگہ جگہ میں یہ وہ جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>
<p>تذیر جنگ جسکی ہر مشورہ یہ وہ ہے اکھا رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ</p>	<p>کما یا نہ رحم اپنی جگہ یہی آپ نے جاری کی قد شہر پیر یہی آپ نے</p>	<p>املو دی خوف دم سچی مارا زمین ہے اوسکا دہلی دگر گنہار مارا زمین ہے</p>
<p>اسلام کی جگہ جگہ جگہ جگہ میں اسلام کی جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>	<p>اسلام کی جگہ جگہ جگہ جگہ میں اسلام کی جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>	<p>اسلام کی جگہ جگہ جگہ جگہ میں اسلام کی جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>
<p>کہتے تو اس سے حال ہمارا سقیم ہے اب صورت خرابی دین قدیم ہے</p>	<p>اونکی سر دگر طعمہ تیج فدا کیا جو حق جہاد کا تہذیب ہمارا ادا کیا</p>	<p>نام خدا فہم سچی ہو پکار کہ اب تمکو کسا ڈر ہی اذان رو پکار کہ</p>

<p>ادسوقت سی کینے جو لکار کر اذان جیران سنکے ہو گئے سارہ بدمان</p>	<p>کینے لگام ہو گروہ مناقان ہر گے آواسطج کا طریقہ تھا یا مان</p>	<p>ابا یگان قریش کا یا مان ہو گیا یار و عمر یقین ہے مسلمان ہو گیا</p>
<p>کیا کیا صفت و زواری کی جس کی زبان ملک مسرت ہو کر وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>	<p>توفیق تھیں نادانی کو تو نہیں اقتدار کیا ثابت اند کو تو نہیں پیشہ سحر و شاد و ہون اور تو نہیں</p>	<p>جس کی زبان ملک مسرت ہو کر وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>
<p>وہ رہز انقادہ اطاعت رسول کی کس طرح سے دولت عجب حصول کی</p>	<p>جواستی ہمیشہ نشان کا دوست ہو بیکہ رہا یہ صفت عثمانی دوست ہو</p>	<p>ارشا دینکے آپ کا جی تلک یا ہے اتنا غلام پوچھنے حضرت آیا ہے</p>
<p>وہان ام کا اور شاکر کا فخر و عین قوتی کا تو تو نہیں شاہ طلب تانا تو تو نہیں اور تو نہیں</p>	<p>جس کا حال تو تو نہیں وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>	<p>جس کا حال تو تو نہیں وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>
<p>دربان کلا دسکمر تہ دار کلم نہ تھا قیصر کو ہی نصیب یہ چاہ و خشم تھا</p>	<p>پانی کو او اسکی پیتا تادہ گران بہت لیتے تیرا دسکو چاہ پیر و جوان بہت</p>	<p>فرمایا مان یہ کام جو تجھے من آئیگا سرکار پر کر کیم کی ویسا ہی پائیگا</p>
<p>مہر و عین قوتی کا تو تو نہیں وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>	<p>وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>	<p>وہ جاب کر کہ تو خود اور کام</p>
<p>ایسا بلند رتبہ وہ عالیجناب تھا مشہور جسکا جامع قرآن خطا تھا</p>	<p>کیونکر میں بچوں اسکو رنگا حال جز اسکے او کچھ نہیں قوت عیاں</p>	<p>ویکیو کہ باب فیض میں کیا گفتگو ہوئی اک چاہ وقف کر دو چند آبرو ہوئی</p>

<p>لکھتا ہوں دیر چارم کی کچھ صفات حقاً کہ خلق کی تھی خدا کا جو وہ ذات</p>	<p>نان شیر کمانی ہو جسے کہ تاحیات کیونکر نہ عاصیوں کا ہو وہ با نجات</p>	<p>دیکھو قارون منزلت پوتر اب کو رجت ہوئی ہر کسکے لیے آفتاب کو</p>
<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>	<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>	<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>
<p>نور شد چتر تہا تو گردن سر ریتا دیوان مکرمت کا عطار دیر تہا</p>	<p>سر کشان ہر گز اسو جھکائے مین پائی ثبات اسکے نہیں لو کھڑائے یز</p>	<p>یہ وہ ہے جسے کافر نکا زور دیا یا ہر یہ وہ ہے جسے نام جون کا شا یا ہر</p>
<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>	<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>	<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>
<p>آئینہ دل کا سنا و مصفا عیار ہر زینہ سینه معرفت کردگار</p>	<p>مفتاح باب خلد دلام تھے کی ہے مصباح طاق عرش ضیاء تھی کی ہے</p>	<p>شہ کو بشر کی شکل سر کو سون عزت تہا فتنہ کو خوف نہ کسی جا تم کو تہا</p>
<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>	<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>	<p>شکستہ دل و شکر ہوا بہشت کی تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار میں تیرے لئے تھی تیرے لئے شاہ و افکار</p>
<p>وہ ذات تھی خضر صبر معرفت حاصل تھی آشنائی دریا معرفت</p>	<p>شہرہ سنا ہر جو کرم بے حساب کا اب تک ہے دست بحرین کا حساب کا</p>	<p>فوج شکوہ و قدر کا طوطی نشان تہا اک کو س قمر صباہ و جلال آستان تہا</p>

دیکھیں چشم میدر کر ارقبت جنگ  
برخ بہا کی جہوڑ کی خبر کو بید رنگ

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

احکام کے آگے یہ جمل مام میں  
پانی پیے زمین ہی ناہ صیام میں

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

تو وہ ہر جگہ کہ حق تک سائی ہے  
سراج تو نہ دوش پیر پر پائی ہے

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

سمجھو جد اعلیٰ کو نہ ذات حضور سے  
پیدا کیا ہو حق تو انہیں ایک ہی نور سے

دور در جھک دو کیلے رہم ہی ہو و رنگ  
صورت وہ جیکے خوف سے کانپتے پنگ

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

دستور چار ہوتے ہیں ہر بادشاہ کے  
چاروں پہ یہ وزیر شہ دین پناہ کے

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

مجمع ہر عاشقوں کا گلستان بزم میں  
مصرف ایک ایک سالان بزم میں

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

جس گہر میں دیکھو عاشقوں کا اوردھام ہر  
طیار یارین بہت میں ہر موم دام ہر

تو سن فلک کمان تھی تو ناوک شہاب تما  
شہو نیزہ ہارن میں اک آفتاب تما

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

یہ رات شمع طور سے افروختہ گلو میں  
رہتی ہر سر پہ کیسی چشم حور میں

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

پیدائش آپ کی ہر سبب کائنات کا  
باعث ہی ہر سبب وجود و نبات کا

تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں  
تو تامل انداز میں کہیں کہیں

ثابت ہر یہ کلام رسول عیور سے  
پیدا کیا ہو نور مر اپنے نور سے



جب یہ خیال مدافع قدرت کو آگیا طیلا راکب آئینہ کر کے حد انما	دیکھ جہاں انہی صفات و کمالات کا اک حصہ نور نور سے اپنے کیا جدا	تو تیر دیکھو نور شدہ دین پناہ کی الذ نے پہر او سپہ بشفقت نگاہ کی
نور بایک محمد انہی نور با صفا جس پر اس کے حکم خداوندی نور سے تین شمعوں سے نور سے نور سے نور سے	اوس نور پر نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے	نور خدا کا پر نور با صفا کا بیکیا نور از سرین کس بعد حجاب نور خدا کا پر نور با صفا
آئی ندا تامل اب اس ملا نچا ہے تجسد ہمارا سچے شکر نہ چاہیے	حکم آبا پر قلم کو کہ انہی نیکیاں لکھے تو حید لکھے امتوں کا جسکے حال لکھے	اس قصہ کو اپنی بت منفعیل ہوا شرمندہ کس قدر ہو اکیسا خجل ہوا
اوس نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے	اوس نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے	نور خدا کا پر نور با صفا کا بیکیا نور از سرین کس بعد حجاب نور خدا کا پر نور با صفا
فرمایا کیوں نہ شکر کی لذت ملی سنے پیدا کیا ہے منہ اسو اسطے تجھے	نوبت جو پوچھی است خبر الانام کی لکھنے لگا وہ فردوینین دیکے نام کی	دیکھو کہ خدا میں شرم مجرم نواز کے ہم عاصیوں پر کیا ہیں گرم کار کے
نور خدا کا پر نور با صفا کا بیکیا نور از سرین کس بعد حجاب نور خدا کا پر نور با صفا	نور خدا کا پر نور با صفا کا بیکیا نور از سرین کس بعد حجاب نور خدا کا پر نور با صفا	نور خدا کا پر نور با صفا کا بیکیا نور از سرین کس بعد حجاب نور خدا کا پر نور با صفا
پیدا کرنا ہوتا اگر تیر ہی ذات کا ہو کہ کہی ظہور نہ پہر کائنات کا	آئی ندا ادب کر ادب کس خطاب سے سیدہ قلم کا ہو گیا شوق اس خطاب سے	پیدا کیا ہو نور شدہ نیک ذات کا ہو یہ ظہور اوس سے فقط کائنات کا

اوس نور خدای کیا پر سب عیان ارواح انبیا و شهیدان و مومنان	کرسی و عرش لوح و قلم و ذوق و خیال علمانی و حور و جن و ملک و فرخ آسمان	خورشید و ماه تاب و نجوم و مهال قللمات و نور و باد و بهار و خیال
الکاک کس است ستم زین کبریا تو هم یک ستم است ستم کبریا	بسم و تبارک و تعالی و سبحان و قوی و کرم و عظیم و جلال	است و تبارک و تعالی و سبحان و قوی و کرم و عظیم و جلال
دنیا مین پز ظهور کیا صبح و شام کا تا ازل خلق مین پر سبب نظام کا	مجھے جسد بنے کاشہ دین نیاہ کا مجھے جسد بنے کاجیب اللہ کا	ہر ایک نہر خلد مین غوطہ یا دھ اور ساری کائنات یہ ظاہر کیا دھ
کشت و حال کرم خدا و جلال جو کرم و جلال کرم خدا و جلال	آتش و آواز و کرم و جلال جس کا کرم و جلال کرم خدا و جلال	باقی و تفتیش سلطان نیا چا چا چا چا چا چا چا چا چا
پیر اب نہر خلد مین اوس کا ضمیر کہ طیار اوس کو صورت دڑ منیر کہ	حق و عروج خاک پر آسمان کیا مجھی ذلیل سے کو عزیز جان کیا	یہ نور ہے جناب رسول کبریا کا یہ نور ہے جیب خدا قدیر کا
افق و خط و نور و جلال و کرم و جلال کرم خدا و جلال	کرم و جلال کرم خدا و جلال و کرم و جلال کرم خدا و جلال	دیکھو یہ افق و نور و جلال دیکھو یہ نور و جلال کرم خدا و جلال

<p>۱۱ یہ وہ ہے جس کا ترقی سے تا غریب ہر گادین یہ وہ ہے جس کا نام ہے سلطان مرسلین</p>	<p>۱۲ یہ وہ ہے جس کا نقش قدم ہے مرسلین یہ وہ ہے جسے ہیبت ہے صورت آفرین</p>	<p>۱۳ جس کے لیے جہاں بنایا ہو یہ وہ ہے لو لاک جسکی شان میں کہا ہو یہ ہے</p>
<p>۱۴ یہ وہ ہے جس کا نام ہے سلطان مرسلین یہ وہ ہے جس کا نقش قدم ہے مرسلین</p>	<p>۱۵ یہ وہ ہے جس کا نقش قدم ہے مرسلین یہ وہ ہے جسے ہیبت ہے صورت آفرین</p>	<p>۱۶ جس کے لیے جہاں بنایا ہو یہ وہ ہے لو لاک جسکی شان میں کہا ہو یہ ہے</p>
<p>۱۷ پہر کیلئے نور پاکہ قندیل نورین لٹکا یا ساق عرش خدا غفورین</p>	<p>۱۸ اوٹکی ہر ایک عضو نے جلوہ بنادیا ساری بدن کو نور کا تپنا بنادیا</p>	<p>۱۹ اصلا طیارہ سے جو ہو منفصل بغیر ارحام طیبہ ہی میں ہو منتقل یہ نور</p>
<p>۲۰ لادنی زینت ہے اور تہ تیگری کے اعجاز سے آگے کی تہ تیگری</p>	<p>۲۱ لادنی زینت ہے اور تہ تیگری کے اعجاز سے آگے کی تہ تیگری</p>	<p>۲۲ لادنی زینت ہے اور تہ تیگری کے اعجاز سے آگے کی تہ تیگری</p>
<p>۲۳ آدم کا جسم پاک ہنوز آج خاک تھا عرش ہرین یہ نور مرآت بناک تھا</p>	<p>۲۴ سجدہ اسے ملا ملک روضہ ساکین تغظیم نور پاک شدہ انبیا کریم</p>	<p>۲۵ طول کلام طبع بشر نہ رہا رہو اور سامعین کا بھی نہ کوئی بوج کاٹو</p>
<p>۲۶ نہ مشکل نہ تو نہیں سلطان نامور اسلمن تھل کر زمین اراد ہی ہور</p>	<p>۲۷ نہ مشکل نہ تو نہیں سلطان نامور اسلمن تھل کر زمین اراد ہی ہور</p>	<p>۲۸ نہ مشکل نہ تو نہیں سلطان نامور اسلمن تھل کر زمین اراد ہی ہور</p>
<p>۲۹ ترکیب پہ چکو جو تہم آدم کی خاک کو اوسکی چین میں رکھو ہر اس نور پاک کو</p>	<p>۳۰ اک عبد خاص کو کہہ ہی کہ خدا نہیں پر نور حق سی نور محمد خدا نہیں</p>	<p>۳۱ تہائی کا لالہ سحر دل سے دور ہو صحت سے اوسکی جان زمین کو دور ہو</p>

<p>الفصیح حق (حسب تناسل) لو البشر حوکوا وادلی ان ہی سید الیہا مکر</p>	<p>آدم کو مطلقاً منوں کو سلی کو چیر بیلوسن اپنی دیکھی جواک غیر شفر</p>	<p>کنے کے یہاں سے تو کون کے اعزیر آئی نہا یہ خاص ہمارے کیزر</p>
<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>	<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>	<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>
<p>ایو البشر نہ تاملی اسکو لگائیو جینک ادا کرے فرصت نہائیو</p>	<p>باہم کے وہ عیش سے اپنی گذارے ادلاد کی عطا وندین پر دگارے</p>	<p>کے کی عورتوں میں جونا دریاں شیز وہ شبہ جس عدم المثال نہیں</p>
<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>	<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>	<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>
<p>کی عرض دے کون محمد امان ہر وہ فرما حق زخام پیبران ہے وہ</p>	<p>تو ملی نور ہوئی ہی صلیو اسطرح بیرمزج کرنا ہی خورشید حسب طرح</p>	<p>راہ طلبان دامن عشق بھائی تیز بہر طرح وہ اذکر عرض میں لگی تیز</p>
<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>	<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>	<p>فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم فہم</p>
<p>آدم ز شکر کے خدا سے دود کا جس بار بیجا آپ کو تھوڑ دود کا</p>	<p>جاوے اس کے ایسے خوش اسلو کی لے خوبان روزگار کے محبوب ہو لے</p>	<p>نور سے دنوں شکار میں مختو پیر کا ان عورتوں کو کرے مختو پیر کا</p>

<p>دارد بود و بیهوشی جوادس بزرگوارین مشغول بهی بود گئے اکو شکارین</p>	<p>جسوت میدگرین و شرف بیکه بسطر حاکم کاره ان کیلنے لگے</p>	<p>نصحت و بیهوشی کسان کیا اذکوارین بود بونکو جیسے کر زمین براه چون</p>
<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>	<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>	<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>
<p>عبادت جوانی کوده مکر و دان بگو کیمن آکے مال محن تکان ہو</p>	<p>کدلی نہ تملاری بہ خوف و بیم رخندہ پڑے کسی کے ندین قدیم</p>	<p>پوچھا کمان کا قصد ہوا کے ہو کس لیے آلات حرب ضرب کے لائے ہو کس لیے</p>
<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>	<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>	<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>
<p>آتے ہی اپنی بی بی سے سب اکھا مد نظر خود اونیمن وہ مدعا کہا</p>	<p>اک بیخاک خون پر آمادہ ہو جیٹ رسوا خلق کرتے ہو کیوں آگ جیٹ</p>	<p>عبادت جوان کا قلم سر کرینکے ہم جن طرح ہو بیگیا یہ ہم سر کرینکے ہم</p>
<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>	<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>	<p>ایمان و حق از حق انجلی حقانند و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی تجربہ و بدین جوی جوی</p>
<p>کھار کی جب اس پر سر زمین چڑھائی تھی خروج خدا کے لیے اس کو آئی تھی</p>	<p>سمجھ جو پائین کلین باہر گمان اوتڑ میں یہ زمین یہ ملک سامان</p>	<p>دین و سکارساری دین کا خاک سن ہم سب کا اوسکے ہاتھ سے دم گمان سن</p>

اس قصد کی وہ پہنچ جو سب سے صلاح کی آخر بات قوم میں مشہور ہو گئی	جب عبد مطلب نے یہی گفتگو سنی یاں فکر ازدواج پیر قبل ہی تھی	روز آتے تھے پیام یسایان شہر کے موجودہ پٹی تھے سلاطین ہر کے
جان کو اپنی بیاہی ہوئی بیوی عاشق ہو کر دیکھتا تھا وہ بیوی	جس کو اپنے بیوی سے دیکھ کر دیکھتا تھا وہ بیوی	اس کی بیاہی ہوئی بیوی دیکھ کر دیکھتا تھا وہ بیوی
منظور ہو تو بات کو طر ایسے ابھی جسطرح ہو وہ سب کو ہی بلو آہی	ادشب کو لکھتے ہیں شب آدنیہ تھی وہ برنور و صا صو آئینہ تھی وہ شب	نورادو سکا آج بطن میں مادر کو آیا کر سعدوم جبکہ جسم مظهر کا سایہ ہر
دوسرے دن کو جان کو اپنے بیوی جس کو اپنے بیوی سے	شب کو اپنے بیوی سے دیکھ کر دیکھتا تھا وہ بیوی	اس کی بیاہی ہوئی بیوی دیکھ کر دیکھتا تھا وہ بیوی
دو لوہا کا نہیں بزم عروسی بپا ہوئی وہ آسمان لغت کہ خدا ہوئی	مانند زلف عور سطرہ رات تھی صبح جنان ہو کر کہ منور وہ رات تھی	بنگا اکشرت الیاسین دوسر کوئی کوسین میں خوشی بین اس سو کوئی
اس وقت کو جو بیاہی ہوئی بیوی جس کو اپنے بیوی سے	شب کو اپنے بیوی سے دیکھ کر دیکھتا تھا وہ بیوی	اس کی بیاہی ہوئی بیوی دیکھ کر دیکھتا تھا وہ بیوی
خفیص قدم سو برج شرف وہ مکان ہوا در کو کب سعید کا گویا قرآن ہوا	خوش سالکان دہن رشت و جبال تھی سر سبز باغ تھی تو سحر ہی نہال تھی	کعبے کی سقف پر اسے جا کر کرا کر اور یہ تمام اہل زمین کو ندا کر د

ایک اہل خلق شکو کیا حق نے کامگار اقبال درج پر ہو تمہارا نصیب یار	نور محمد می نے تباہ کیا دگر پایا جناب آئندہ کے لطف میں قرار	کیا خوب رقیبہ مانتہ تمہارے آیا ہر تھے رسول سرور عالم سا پایا ہر
تریا بخشنے لگے تیرا بڑا بنا بہر لکھن جہان ابی کے کل کھول دیا ہونے لگا نورین ہم جہاں تمام	اعوان و حکم اگر در اور گل بہان کو محکم کر دیا تسلی بہرین کی حد کیسے کون دان جستہ زور جواب ہم سب سے آزادان	وہ بچہ بچہ تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے
ایسا ہو خوش گل کہ شمع رخ پوش ہوا نشان شفق سر شام و سر رخ پوش ہوا	اڑا سہ ہون بلخ و کان سار نور کے جاری سیان نہ ہون فوار نور کے	ایام عیش میں ہی بڑا دیر کے شادی ہر آج لکھن خدا اقدیر کے
تراش با توئی تیرا کیا بیا ز لہ لالہ دل کی ترن ترن ہوا آہستہ ہو باغ بجا نہیں جھوٹا اس نہ شامیہ لکھن بھوٹا	پیشہ تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو پیشہ تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو پیشہ تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو پیشہ تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو	استوار ہوئے دیل و دل جلال بیت مانی حق لکھن مین کیا کری کوئی جگہ لکھن مین کیا کری کوئی جگہ لکھن مین کیا
ہر وقت جو ش قوت نشو و نما رہے ہر دم ہوا جہان کی عشرت فرار رہے	جاری تین نہن نور کی بنو بہشت کے کوئے ہو کتین حورین در پرچہ بہشت کے	دیکھا نہیں ہر رنگ کسوا زہا مین رستم پڑا ہوا تماقن آفتاب مین
دربان درج تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو بنوین لکھن اپنی کم نہ خوار جو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو نہ کی ہو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو	تو تو	تو تو
گردون پر دشنی چراغان تجسم تھی شیطان کی قوم کے لیے تجویر جسم تھی	سجد کو بار ہوہ جگاتا تھا ڈالیاں رضوان ہی ہر نذر لگاتا تھا ڈالیاں	راغب و دین حق یہ جو باطل رہتے ہیں ایمان لائین کسل کی بھی بند رہتے ہیں



<p>اوس شب غضبناک علم شایعاً مگر باطن کز تو قیلاً ادا کس کس غلاب من</p>	<p>جلالتا تادادہ صبر و خراضر ارباب غوطہ دیا فرشتے نے جب معر آب من</p>	<p>دم میں سیاہ رودہ سپہ کار ہو گیا تخت اوس دین گاہی گنگو سار ہو گیا</p>
<p>فروغی سے بزم اور غریبی آتش کی بجائے بزم اور غریبی چشموں باد سے بزم اور غریبی</p>	<p>مستور ہوا ہے بزم اور غریبی مستور ہوا ہے بزم اور غریبی مستور ہوا ہے بزم اور غریبی</p>	<p>کون کون</p>
<p>پونجی گئی اوس اذیت کوئی مجھے معلوم ہی ہوئی نہ علامت کوئی مجھے</p>	<p>گہرائی اس نقب سے بلین در کبھی باز وہ تہا متیں کبھی سیر کبھی</p>	<p>تاری میں بیجھتے تریوں آسمان گر پناہ یقین تہا مجھ انکی شان سے</p>
<p>موت کوئی کہہ کر شہر بختی آواز بزم اور غریبی تاکہ کبھی بزم اور غریبی</p>	<p>موت کوئی کہہ کر شہر بختی آواز بزم اور غریبی تاکہ کبھی بزم اور غریبی</p>	<p>موت کوئی کہہ کر شہر بختی آواز بزم اور غریبی تاکہ کبھی بزم اور غریبی</p>
<p>یوں تیری پیشین ہی جانی ہو تو اور کس حال ہوئی پچاسی ہو تو</p>	<p>فی الفور اتنی آئین کہ گہ سارا بر گیا فوراؤ کا مثل نور قر سارا بر گیا</p>	<p>بیتاب چرخ پر دم نگارہ ہو گئے نہایت جو تیرے سارہ سارہ ہو گئے</p>
<p>موت کوئی کہہ کر شہر بختی آواز بزم اور غریبی تاکہ کبھی بزم اور غریبی</p>	<p>موت کوئی کہہ کر شہر بختی آواز بزم اور غریبی تاکہ کبھی بزم اور غریبی</p>	<p>موت کوئی کہہ کر شہر بختی آواز بزم اور غریبی تاکہ کبھی بزم اور غریبی</p>
<p>بھگے اب خدا سے گہ آباد کہ دیا دامن کو میری گہ ہر مقصد سے بردیا</p>	<p>بھجا ہو مکو حق ز اطاعت کے سطر ہم آئین میں حضور کی خدمت کے سطر</p>	<p>کتنی تھی میں دل میں الہی بچا ہو پہر بہ صد ان کا نو کو میرے سنا ہو</p>

<p>سرخ سفید تر از پرک بام چرخ سے ادب باز داسو انور مرید سے لے</p>	<p>دو خوف دتر من سولایا تا جو سر فی الفور دور ہو گیا تسکین لونی جے</p>	<p>چین آگیا مردل پر اضطراب کو لے لگی جگر مری آنکھوں میں خواب کو</p>
<p>دو صفت تیرے کی کہیں کہیں ادب تیرے میں جوان ایک سبک وہ عالم ادب کا دریا کی گہرائی</p>	<p>عالم کو اس کی تیرے کی تیرے عالم کو اس کی تیرے کی تیرے عالم کو اس کی تیرے کی تیرے</p>	<p>اول سے اس کی تیرے کی تیرے اول سے اس کی تیرے کی تیرے اول سے اس کی تیرے کی تیرے</p>
<p>پیرن سواتا شہد سواد جاتا تیرے نوشہ میں تازا زیادہ جان کجیر سے</p>	<p>ای نیر سیر میرایت طلوع ہو ای آفتاب برج بدوت طلوع ہو</p>	<p>طالع ہو استارہ صبح پیر میر طالع ہو استارہ صبح پیر میر</p>
<p>دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے</p>	<p>دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے</p>	<p>دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے دو عالم تیرے کی تیرے کی تیرے</p>
<p>دو کہہ سانا دور ہو گیا آرام ہو گیا آب حیات مجھ کو تودہ جام ہو گیا</p>	<p>تعلیم کو ادھو لاد بکا مقام ہے وقت طلوع شافع روز تیسام ہے</p>	<p>دو کہہ سانا دور ہو گیا آرام ہو گیا آب حیات مجھ کو تودہ جام ہو گیا</p>
<p>دو کہہ سانا دور ہو گیا آرام ہو گیا آب حیات مجھ کو تودہ جام ہو گیا</p>	<p>دو کہہ سانا دور ہو گیا آرام ہو گیا آب حیات مجھ کو تودہ جام ہو گیا</p>	<p>دو کہہ سانا دور ہو گیا آرام ہو گیا آب حیات مجھ کو تودہ جام ہو گیا</p>
<p>ظاہر اہل بی شکوفہ باغ خلیل ہو ظاہر اہل بی شکوفہ باغ خلیل ہو</p>	<p>دنیا میں آمد آمد میرا قریب ہے وقت ولادت شبہ طبعی قریب ہے</p>	<p>ای ماہ اوج تیرے تیرے تیرے ای ماہ اوج تیرے تیرے تیرے</p>

عالم خود دیکه ہوا نور ذات پاک  
جنہش ہوئی زمین کو ہوئی الیشی داک

عالم کی رودی برکت  
عالم کی صیبت  
عالم کی سدا ایک  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

پتی ہوا سحر اور کبریا  
اشجار شاد دیا نے خوشی کو بجا آتے

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

مسکالاس گل کا بیالیدہ ہو گیا  
بیدار بخت سبزہ خواہیدہ ہو گیا

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

کیا کیا نہ لہر آتی تھی ہر موج آب کو  
دریا او چالنا تھا کلاہ جباب کو

خواہ ہم سو جاگ اور خوش گان گل  
ذی روح کہہ ہی سہم رو خدا فداک

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

کری کو دونا پائے وقت عطا ہوا  
عرش برین کو خلعت عطا ہوا

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

اسلام غرق نورین مانند تہا  
ماتم کا جسم کفرین خست سیاہ تہا

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

ہر شام خیرت شب کیسو حور تھی  
ہر صبح روکش سحر دی حور تھی

خالق نے اور ہم بہ شرف ہو گواہ با  
کیسا ہمیں ہمیر عالی نسب دیا

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

پو جاگیا یونے کہا نے ستر آئی ہو  
کس قوم کس قبیلے شرف لائی ہو

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

کتنے لگی یہ ایک کہ لہر حور میرا نام  
مان ہوں فی حق کی مین باجری میرا نام

عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور  
عالم کی نور

ہم جب حکم غسل انہیں دے آئی مین  
اسباب بہت کا بہر لائی مین

<p>پہر کستی بہن ایک پین کیستی ہون کیا حواکا ہاتھ میں ہر طبق ایک سونے کا</p>	<p>سارا لیے ہن چاند کیا لوٹا بالصد ضیا ہر ہنہ راوسین ہنہ تک بہر ہوا</p>	<p>سندیل ہنہ نور کی ہر آسیا کے پاس عطر خیال ہر ہاجر ہنہ حیا کے پاس</p>
<p>انقص کو صفت از سب نماز ہوا لاکر آنی کی دینا تو تھیں جو ہر ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ</p>	<p>ہنہ ہنہ</p>	<p>ہنہ ہنہ</p>
<p>زیندہ ہر عطا و کرم تیر و واسطے است کو میری ہنہ تیر کو میر کو واسطے</p>	<p>طاہر کرد خلیل ہر د جانیاں پر انہی ملک پر کیا کہ ہر ان کی بیاں پر</p>	<p>میٹھی ہوئی تھی آسنہ ذی وقار میر کو ہوا انتہا کوئی خد سنگد ارا پار</p>
<p>فرمانا ہر ایک نئی نئی ہنہ</p>	<p>ہنہ ہنہ</p>	<p>ہنہ ہنہ</p>
<p>مخشر میں ہکو ہم تری عزت کو کمانیکے کا رحمت تو ابی تری شفاعت کمانیکے</p>	<p>عالم میں نام پاک تاجان جا میں سب شکل مبارک پاک ہی پہچان جا میں سب</p>	<p>اوس مثنوی از ملک کیا کقدر مجھے اوسین عجیب ہر جو آئے نظر مجھے</p>
<p>ہنہ ہنہ</p>	<p>ہنہ ہنہ</p>	<p>ہنہ ہنہ</p>
<p>پہر وہلیٹ کے حضرت کو لے گیا فاغ فراق نور نظر دل کو دے گیا</p>	<p>یون جسم اچکا تا عیان دس جہاں جسطح نور نظر آئے سحاب سے</p>	<p>نسلہ نیکو میں تھی کہ صلا آئی کا نہیں بہر جاہر پاک و صفا ہی جہنمے جا نہیں</p>

<p>یہ ہی حقیقت میں لکھ فرماتے تھے نبیؐ دنیا میں مجھ کو چھین چھا تھی غسل کی</p>	<p>کو ترسے دیکھنے نے مجھ کو غسل قبل ہی میں پاک نہ ازل میں ہوا پاک خلق ہی</p>	<p>سبح ہو کمال طیبہ طہیرہ ذات تھی تھی نور میں بشر تو بجا ہر وہ ذات تھی</p>
<p>جانتا باطن حق جو بات نہایت باطن سے کہتا تھا</p>	<p>کلیں قلم سے جو کچھ لکھا نہایت باطن سے کہتا تھا</p>	<p>بار بار جہاں جہاں جہاں بار بار جہاں جہاں جہاں</p>
<p>حقیقت عوین سے دامن بہر گیا اکھا یہ کہ عین سے از خود وہ ہٹ گیا</p>	<p>محروم بارگاہ سے ایسی بجائے گا سرکار ہی کہیم کی انعام پاسے گا</p>	<p>روایت کے وقت تہا یہاں جز تیری یاد دل میں کچھ یاد نہیں</p>

ماہی باغ صوفیہ الی نظم

## حسہ حافظ فتح محمد فاروقی دہلوی حیات بر غزل قدسی

<p>م میرزا محمد علی بابا میرزا محمد علی بابا</p>	<p>۴ کیا کیوں جس کی کیا کیوں جس کی</p>	<p>۴ میرزا محمد علی بابا میرزا محمد علی بابا</p>
<p>دل جان بادشاہ چرخش لبی</p>	<p>اللہ اللہ چرخش لبی</p>	<p>برتر از عالم آدم تو چرخش لبی</p>

<p>۴۱ ایک کار به جانی که در حدیث آمده است در رسیدن ققنوس به یاری شیخ جعفر بن محمد سبک به جانی که در حدیث آمده است</p>	<p>۴۲ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>	<p>۴۳ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>
<p>زان شده شهر آفاق شیرین طبعی</p>	<p>زان سبب آمده قرآن زبان عربی</p>	<p>بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ بنی</p>
<p>۴۴ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>	<p>۴۵ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>	<p>۴۶ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>
<p>زانکه نسبت بسا که توشه بی ادبی</p>	<p>ای قریشی بقی ماستی مطلبی</p>	<p>ای قریشی بقی ماستی مطلبی</p>
<p>۴۷ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>	<p>۴۸ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>	<p>۴۹ نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران نیکوکاران و نیکوکاران</p>
<p>بطف فرما که ز حد میگزد رفته بجا</p>	<p>روی طوسی دهند یمنی و حلبی</p>	<p>سوی سواد شفاعت نکند بی سببی</p>

۳۷	عرض کن تا ہر حقیر اے خدا صلاحتی ہو دو میری تر کس بقول قدسی	مین ہوں بیمار گنہ گنجہ تداوی میری سیدی انت حبیبی و طیبی قسلبی
اندہ سو تو قدسی پے دریاں طلبی		

## اشعار دعائیتہ

مومنو عجز و التجا کے ساتھ سید ہارستہ چلاؤ ہو ہکو جب م واپسین ہو یا ایتہ لیندو ہو مومنوں کو سیے ہو دین ہو دین احمدی کل کا کل رضو نکو تندرستی دے کر غریبوں تک دوستی دور جو بہن بظلم اوکلی سن فریاد لے خبر بیکو غریبوں کی	اب عالم کے لیے اڈھاؤ تہ ہرچ و خرچ سے بچاؤ ہو لب پہ ہو لا الہ الا انت سینے ہو جائیں بال کینے کو ہو طریقہ محمدی کل کا نالو انوکے تن میں جیتی دے تنگ دستوں کا فاقہ مستی دور اور کر غریبوں کو دلکشاد مشکلیں کھول کر نصیبو کی	ای خدا صدقہ کبریائی کا مرتے دم غیب سے مدد کجو دین دنیا کی آبرو دیجو سکولک ادا حق دکھایا رہ ہو خدا تو بڑا سمیع و مجیب بیوٹن کو وطن میں پونہیاد رکتے کمر سے جو میں ال و عیال تیرے تہک میں سب پیغمبر نرہو کوئی خستہ دل غمگین	صدقہ ادب رخ مصطفائی کا ساتھ ایمان کو اڈھاؤ ہو دو نو عالم میں سرخرو کجو دور ہو اختلاف بیجا سب بے مرادوں کو کمر ادا نصیب قدس قید یونکو چڑھو ادا کر عطا اوکو حاجت مال تیرے محتاج کل غریب امیر سبکی پوری مراد ہو آئین
--	--	---	---

## خاتم الطبع

الحمد لله الذي جعلنا من آل محمد خاتم الأنبياء صلوات الله عليه وآله يوم النشأة الحشرية كماله  
تصنيف لطيف بنا كماله انتساب فضح قصص ارباب كل شر ارباب كل نكته نج عالي خيال قيقه رس خبيره قال ان قال الله  
والملك خواجه ارشد عليا الفاضل هار شمس جنگ لمع و به خواجہ اسد صاحب المتخلص قفاق رباهتم ام اسد  
رحمت به القوي قطب الدين احمد خفي قریشی باہر چل لمر جب سنہ ۱۳۰۰ ہجری مطابق ماہ اپریل

شاعر و مطبع نامی لکھنؤ زیور طبع پور شہید

۲۲۲۲





ق ۳۹۰ د DUE DATE ۸۹/۶/۲۱

۱			
۲	۲		

